بیان نمبر:6

بیان : جمعة المبارک

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلیٰ رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم ،اَمَّابَعۡدُ

سامعین گرامی!

آج ہمارے بیان کا موضوع ہے امیر المؤمنین خلیفۂ بلافصل اَفۡضَلُ الۡبَشَر بَعۡدَالۡاَنۡبِیَاء

سیدنا,,**ابوبکر صدیق،،** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل وخصوصیات میں سے ایک اہم ودلچسپ عنوان

,,صدیق اکبر کا جذبۂ حسنات(نیکی)

فرمان باری تعالیٰ ہے:

,,وَلَایَأۡتَلِ اُولُوا الۡفَضۡلِ مِنۡکُمۡ وَالسَّعَةِ اَنۡ یُؤۡتُوۡا اُولِی الۡقُرۡبٰی وَالۡمَسَاکِیۡنَ وَالۡمُھٰجِرِیۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَلۡیَعۡفُوۡاوَلۡیَصۡفَحُوۡا اَلَاتُحِبُّوۡنَ اَنۡ یَغۡفِرَاللّٰہُ لَکُمۡ وَاللّٰہُ غَفُوۡرٌرَّحِیۡمٌ،، (پارہ۱۸،سورة النور،آیت ۲۲)

ترجمہ: اورتم میں فضیلت والےاور(مالی) گنجائش والے یہ قسم نہ کھائیں کہ وہ رشتے داروں اور مسکینوں اوراللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو مال نہ دیں گےاورانہیں چاہئے کہ معاف کردیں اوردرگزرکریں کیاتم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہاری بخشش فرمادے اور اللہ بخشنے والامہربان ہے۔

آیت کریمہ کا شانِ نزول

اس آیت کریمہ میں لفظ,,**اُولُوا الۡفَضۡلِ**،،فرمایا گیااوراحادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ اس آیت کریمہ میں لفظ,,**اُولُوا الۡفَضۡلِ**،،سے مراد سیدناصدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔چنانچہ امام بخاری رحمة اللہ تعالیٰ علیہ نے ام المؤمنین سیدتناعائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ عابدہ زاہدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیاہےجس کا حاصل یہ ہے کہ

حضرت سیدنامسطح بن اثابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقراء ومہاجرین میں سےاورسیدناصدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رشتہ دار تھے،اور سیدناصدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رشتہ داری اورفقر(تنگدستی) کی وجہ سے انکی خبرگیری کرتے اوران پرخوب دل کھول کرمال خرچ کرتے،جب واقعہ اِفک پیش آیا(سیدہ طیبہ طاہرہ عالمہ مفتیہ محبوبۂ سیدالمرسلین سیدتناعائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پرتہمت لگائی گئی) وراسمیں یہ بھی نادانستہ طورپر(غلطی سے) شریک ہوگئے،پھرجب حق سبحانہ وتعالیٰ نے محبوبۂ سیدالمرسلین صلیٰ اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہا کی طہارت وپاکیزگی اورانکی ہرطرح کی بری چیز سے برأت وپاکدامنی کیلئے قرآن مجید فرقان حمید کی 10 آیات کریمہ نازل فرمائیں اور قیامت تک کےلوگوں پرسیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پاکدامنی وپاکیزگی کوواضح فرمادیاتوصدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قسم اٹھائی کہ اب مسطح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوکچھ نہیں دونگا،اس پراللہ رب العزت نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی اورارشادفرمایاکہ

فضل ووسعت والےاہل قرابت ومساکین ومہاجرین پرمال خرچ نہ کرنے کی قسم نہ اٹھائیں اورانکی اس خطا(غلطی) پرجوان سے نادانستہ اتفاقاًہوگئی درگزرفرمائیں اورانہیں معاف کردیں آخروہ بھی توہماری بخشش کے طلبگارہیں،جب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ ارشادخداوندی سناتوکہا,,**وَاللّٰہِ اِنِّیۡ لَاُحِبُّ اَنۡ یَغۡفِرَاللّٰہُ لِیۡ**،، خداکی قسم میں اس کوبہت پسندکرتاہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بخش دے،اور جتنامال ودولت سیدنامسطح رضی اللہ تعالیٰ عنہ پرخرچ فرماتے تھےاسکودوبارہ جاری فرمادیا،اورفرمایا,,**وَاللّٰہِ لَاَنۡزِعُھَا مِنۡہُ اَبَدًا**،، اللہ کی قسم اب کبھی یہ مال خرچ کرنابندنہیں کروں گا۔(صحیح بخاری،کتاب الشھادات،باب تعدیل النساء،ج۲،ص۲۰۰الحدیث:۲۶۶۱)

اہل عقل اس پرغورکریں کہ صحابۂ کرام سب ہی,,**اُلُوا الۡفَضۡلِ**،،اوربزرگی والےہیں لیکن قرآن مجیدفرقان حمیدنےخصوصیت کیساتھ یہ فضیلت جناب امام المتقین وعاشق اکبرسیدناصدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صفت وخوبی بیان فرمائی اوریہ فرمانااس بات کی واضح دلیل ہے کہ یہ وصف وخوبی اگرچہ دیگرتمام صحابۂ کرام میں بھی پایاجاتاہےلیکن اس یارغارویارمزارکےساتھ اسکی خاص نسبت ہےلہذاجوفضیلت اس وصف وخوبی میں انہیں حاصل وہ دوسروں کونہیں ہے،جیساکہ تمام صحابہ کرام کومحبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت ورفاقت کاشرف حاصل ہوا لیکن لفظ,,صاحبی،،کہ کئی حدیثوں میں آیاخاص اسی جناب امام العاشقین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کیلئے واردہوا،کہ جیسی صحبت انہیں

حاصل ہوئی کسی اور کو نصیب نہیں ہوئی۔
آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 16 سال کی عمر سے حضور جان عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت و رفاقت اختیار کی اور پھر عمر بھر ہی حاضر دربار رہے رات ہو یا دن یہاں تک کہ وفات کے بعد بھی آج تک مزار فائز الانوار میں صحبت اختیار فرما رہے ہیں اور روز قیامت اس طرح اپنے مزار شریف سے اٹھیں گے کہ حضور جان عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سیدھے ہاتھ مبارک میں آپ کا ہاتھ ہوگا اور حوض کوثر پر بھی حضور کے ساتھ ہوں گے جیسا کہ خود مالک حوض کوثر و مالکِ جنت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا،،اَنْتَ صَاحِبِیْ فِی الْحَوْضِ وَصَاحِبِیْ فِی الْغَارِ،، تم میرے حوض کوثر پر بھی ساتھی ہوگے اور غار ثور میں بھی ساتھی تھے۔ یہاں تک جنت الفردوس میں بھی حضور مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے دائمی (ہمیشہ ہمیشہ) رفیق (ساتھی) ہوں گے۔

آپکے جذبۂ حسنات پر چند احادیث کریمہ

(1) امام ابویعلیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ آپ فرماتے ہیں:
میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کیساتھ سیدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی تھے، پس حضور جان عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دعا کرتے پایا (تو ارشاد) فرمایا: مانگ تجھے دیا جائے گا۔ پھر فرمایا:
جو شخص قرآن کو تر و تازہ پڑھنا چاہے وہ ابنِ اُمِّ عبد (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی قرأت پر پڑھے۔
(عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں) اسکے بعد میں گھر لوٹ آیا۔ کچھ دیر میں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور اس دولت عظمیٰ اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان مبارک کلمات ارشاد فرمانے پر مبارک باد دی، پھر فاروق اعظم آئے تو سیدنا ابوبکر صدیق کو باہر نکلتے دیکھا کہ پہلے ہی خوشخبری و مبارک باد دے چکے ہیں، تو سیدنا عمر نے صدیق اکبر سے کہا،،فَقَالَ اِنَّکَ لَسَبَّاقٌ بِالْخَیْرِ،، (اے ابوبکر) بیشک آپ سبّاق بالخیر (نیکیوں میں سب سے بڑھ جانے والے ہیں۔ گویا فرما رہے ہیں کہ آپ سے نیکیوں میں کوئی بھی بڑھ نہیں سکتا۔) (مسند ابی یعلیٰ، مسند ابی بکر الصدیق، ج ۱ ص ۲۹، الحدیث: ۱۷،۱۶)
(2) امیر المؤمنین خلیفہ ثانی سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:
اے گروہ انصار! اے جماعت مسلمین! حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں کیلئے سب سے زیادہ حکم ماننے اور اطاعت کے مستحق،،ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْھُمَا فِی الْغَارِ،، ہیں (دو میں سے دوسرا جب یہ دونوں غار میں تھے یعنی سیدنا صدیق اکبر ہیں) (کیونکہ) ابوبکر،،سَبَّاقٌ مُبِیْنٌ،، نیکیوں میں سب سے بڑھ جانے والے ہیں جن کا راہ خدا میں دل کھول کر اور سب کچھ لٹا دینا ہر ایک پر ظاہر و روشن ہے۔
(کنز العمال، الباب الاول فی خلافۃ الخلفاء، ج۵ ص ۲۵۷، الحدیث: ۱۴۱۳۰)
چنانچہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس صفت و خوبی کو بیان کرنا تھا کہ تمام صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت کرلی۔ اور آپ اجماع صحابہ سے خلیفہ اول و خلیفۂ بلافصل کے منصب جلیلہ پر فائز ہوگئے۔
(3) حضرت عبداللہ بن عباس نے عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ آپ فرماتے ہیں:
تم لوگوں میں یہ شان سبقت بالخیرات (نیکیوں میں سب سے آگے بڑھ جانا) صدیق ہی میں ہے اور جو شخص ان سے نیکیوں کا مقابلہ کرنے کی کوشش کرے تو ضرور پیچھے رہ جائے اور ان تک ہرگز ہرگز نہ پہنچ پائے۔
(صحیح ابن حبان، ذکر زجر عن الرغبۃ...الخ، ج ۱ ص ۳۲۱، الحدیث: ۴۱۵)
(4) حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:
جب بھی میں نے کسی بھلائی کا ارادہ کیا صدیق اکبر اس میں مجھ پر پہل کر گئے۔
(کنز العمال، کتاب الفضائل، فضل الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ج ۱۲، ص ۲۳۰، الحدیث: ۳۵۶۶۳)
(5) داماد رسول، فاتح خیبر، خلیفہ رابع امیر المؤمنین سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

قسم اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے ہم ہمیشہ خیر ونیکی میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرتے تھے لیکن ہم میں سے ابوبکر ہمیشہ بڑھ جاتے تھے۔
(المعجم الاوسط، ج٥ص ٢٣١، الحدیث: ٧١٦٨)
(6) مصطفیٰ جان رحمت، شمع بزم ہدایت ﷺ نے فرمایا:
مجھ سے عمر بن خطاب نے بیان کیا کہ اس نے جب بھی کسی نیکی و بھلائی میں ابوبکر سے مقابلہ کیا تو ابوبکر ہی اس میں بڑھ گئے۔
(کنزالعمال، کتاب الفضائل، باب فضائل الصحابه، ج١٢، ص ٢٢٣، الحدیث: ٣٥٦١٦)
اس حدیث مبارکہ کے انداز کلام کو پہچانئے کہ کس خوبصورت انداز میں نبی رحمت شفیع امت ﷺ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نیکیوں میں سب پر سبقت لے جانے اور بڑھ جانے کو ثابت فرما رہے ہیں۔
سبحان اللہ ! ساری دنیا حضور جان عالم ﷺ سے روایت کرتی ہے اور انکے مبارک کلام کو دلیل و حجت مانتی ہے یہاں یہ سراپا نور کس پیار بھرے انداز میں فرماتے ہیں کہ ہم سے عمر بن خطاب کہتا تھا ہمارا ابوبکر **سَبَّاقٌ بِالْخَیرِ** (نیکیوں میں سب سے بڑھ جانے والا ہے)
سبحان اللہ ! جہاں اس حدیث مبارکہ سے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت معلوم ہوئی وہیں سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھی شان وعظمت واضح ہوگئی، کہ حضور سید عالم ﷺ نے ان کی بات کو آگے روایت فرمایا، اور کبھی کسی جھوٹے کی بات کو آگے روایت نہیں کیا جاتا اور گویا قیامت تک آنے والے اپنے سچے غلاموں کو یہ بتا دیا کہ لوگوں دنیا میرے ابوبکر وعمر کے بارے میں جو کہتی ہے اس پر کبھی کان نہ لگانا کیونکہ میں تمہارا نبی ہوکر یہ اعلان کرتا ہوں کہ صدیق سے کبھی کوئی نیکیوں میں بڑھ نہیں سکتا اور عمر کبھی جھوٹ نہیں بول سکتا، کیونکہ اگر عمر جھوٹ بولتا تو میں اس کی بات کبھی آگے بیان نہ کرتا۔ لہذا یاد رکھو! جسکی سچائی کی تصدیق میں محمد عربی ﷺ کر رہا ہوں وہ کبھی جھوٹا نہیں ہوسکتا۔
ان دونوں عظیم ہستیوں شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کی فضیلت وعظمت کا اندازہ اس سے لگا لیجئے کہ اہلبیت اطہار انکی شان وعظمت کے ڈنکے کس طرح بجاتے تھے۔ چنانچہ
حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے سیدنا حسن بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، مجھ سے میرے والد محترم سیدنا زید بن حسن رضی اللہ عنہ نے اپنے والد ماجد حضرت امام حسن سے، انہوں نے امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم سے حدیث روایت کی کہ جناب مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:
میں حضور اقدس افضل الانبیاء ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر تھا کہ ابوبکر وعمر سامنے سے آئے۔
حضور جان عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "**یَاعَلِیُّ! هٰذَانِ سَیِّدَا کُهُوْلِ الْجَنَّةِ وَشَبَابِهَا بَعْدَالنَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ**"،
ترجمہ: اے علی! (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) انبیاء ومرسلین کے بعد یہ دونوں اہل جنت کے سب بوڑھوں اور جوانوں کے سردار ہیں۔
یہی مضمون امام ترمذی نے جامع ترمذی میں، امام ابویعلیٰ نے اپنی مسند میں، اور ضیاء نے المختارہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور امام ابن ماجہ نے سنن ابن ماجہ میں حضرت ابوجحیفہ سے، امام طبرانی نے معجم اوسط میں حضرت جابر بن عبداللہ سے اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔
امام ترمذی نے حدیثِ انس بن مالک کو حسن فرمایا، تیسیر میں ہے کہ حدیث علی کے رِجال، رِجالِ صحیح ہیں اور بعض علمائے متاخرین نے اسے متواتر احادیث میں شمار کیا ہے۔
(سنن ترمذی، ج٢ص ٢٠٧، ٢٠٨، مسند ابویعلیٰ، ج١ص ٣٠٤، الاحادیث المختارة، ج٢ص ١٦٧، اور ج٦، ص ٢٤٤، سنن ابن ماجه ص ١١، المعجم الاوسط، ج٢ص ٩١، اور ج ٦، ص ٣٥٩)
اہل جنت کے سردار کیوں نہ ہوں ان پر نبی رحمت ﷺ کی خصوصی نظر رحمت پڑتی تھی، چنانچہ
سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ

مہاجرین وانصاراور دیگر تمام صحابۂ کرام علیہم الرضوان میں سے کوئی بھی حضور سید عالم ﷺ کی طرف نگاہ اٹھا کر نہیں دیکھ سکتا تھا سوائے ابوبکر وعمر کے کہ یہ حضور سرور عالم ﷺ کا دیدار کرتے رہتے تھے اور مصطفیٰ جان رحمت ﷺ ان پر نظر رحمت وشفقت فرماتے رہتے تھے، اور یہ حضور سرور کائنات کو دیکھ کر مسکراتے رہتے اور حضور شفیع محشر ﷺ انکو دیکھ کر مسکراتے رہتے تھے۔

(سنن ترمذی، کتاب المناقب ،باب فی مناقب ابی بکروعمر، ج٥، ص٣٨٦، الحدیث:٣٦٨٨)

امام اہلسنت سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں:

عموماً مہاجرین اپنے ناموں سے پکارے جاتے اور صحابہ کرام سب کا نام لیتے ،عمر نے فرمایا، عثمان نے کہا، علی نے کہا رضی اللہ تعالیٰ عنہم ،مگر صدیق اکبر کہ یہ کنیت ولقب سے ذکر کئے جاتے اور خود سید المرسلین ﷺ اسی طرح انکو یاد فرماتے اور یہ بات فقیر نے اپنی طرف سے نہیں کی بلکہ ایک صحابی کا ارشاد ہے کہ وہ ان واقعات کا مشاہدہ کرنے والے اور ان کی وجوہات کو جاننے والے تھے فضل صحابہ میں حضرت ابوالہیثم بن التیہان کا شعر گزرا۔"وَسَمَّیتَ صِدِّیقًا...الخ،، کہتے ہیں ہر صاحب کا نام لیا جاتا ہے اور کوئی اس پر انکار نہیں کرتا سوا تمہارے کہ تمہیں صدیق کہا جاتا ہے۔(مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین، ص٢٦٨)

ایک بار حضور سید عالم ﷺ نے سیدنا حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے جو کہ مداح رسول (دربار نبوی کے نعت خواں تھے) اور مُؤَیِّدِ رُوحُ الْقُدُسْ،،(جبریل امین کے ذریعے مدد کئے گئے) سے ارشاد فرمایا: "قُلْتَ اَبِیْ بَکْرٍ شَیْئًا قُلْ حَتّٰی اَسْمَعَ،، تم نے ابوبکر کی مدح ثناء میں بھی کوئی شعر کہا ہے تو پڑھو کہ ہم بھی سنیں۔

سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ اشعار پڑھے۔

وَثَانِیَ اثْنَیْنِ فِیْ الْغَارِ الْمَنِیْفِ وَقَدْ ☆ طَافَ الْعَدُوُّبِه اِذْ صَاعَدَاالْجَبَلَا
وَ کَانَ حُبَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَدْعَلِمُوْا ☆ مِنَ الْخَلَائِقِ لَمْ یَعْدِلْ بِه بَدَلًا

ترجمہ: بلند غار میں دو میں دوسرا اور جب وہ پہاڑ پر چڑھے تو دشمن انکے ارگرد پھر رہے تھے اور وہ حضور ﷺ کے محبوب ہیں، تمام مخلوق جانتی ہے کہ انکے برابر کوئی نہیں۔

(یہ اشعار سن کر) حضور جان عالم ﷺ اس قدر مسکرائے کے آپ کے نواجذ شریفہ (دانت مبارک) ظاہر ہو گئے اور ارشاد فرمایا: اے حسان! تم نے سچ کہا وہ ایسے ہی ہیں۔

(طبقات لابن سعد، ج٣، ص ١٧٤، کنزالعمال۔ ج١٢، ص٢٣١)

بیاں ہو کس زباں سے مرتبہ صدیق اکبر کا ☆ ہے یار غار، محبوب خدا صدیق اکبر کا
الٰہی! رحم فرما! خادمِ صدیق اکبر ہوں ☆ تری رحمت کے صدقے واسطہ صدیق اکبر کا

اور امام اہلسنت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کیا خوب فرماتے ہیں:

سایۂ مصطفیٰ مایۂ اِصطفیٰ ☆ عزّ و ناز خلافت پہ لاکھوں سلام
یعنی اس اَفْضَلُ الْخَلْق بَعْدَ الرُّسُل ☆ ثانی اثنین ہجرت پہ لاکھوں سلام
اَصْدَقُ الصَّادِقِین سَیِّدُ الْمُتَّقِین ☆ چشم و گوش وزارت پہ لاکھوں سلام

اللہ رب العزت ہمیں اور ہماری قیامت تک آنے والی نسلوں کو صدیق اکبر اور انکے پیارے محبوب ﷺ کی سچی محبت نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ سید الانبیاء والمرسلین

خادم العلم والعلماء: ابوحمزہ **محمد آصف مدنی** غفرلہ المولیٰ القدیر
رابطہ نمبر: 0304.5845090 واٹس اپ نمبر: 0313.7013113